1965_3_805_810

3 ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپورٹس 1965

جگدیش پرساد

بنام

ریاست یوپی

15اپریل1965

اے۔کے۔سارکر، راگھوبردیال اور آر۔ایس۔بچاوت،جسٹس

خوراک میں ملاوٹ کی روک تھام کا قانون، 1954- ''دوسرے جرم '' کے لیے زیادہ سزا-"دوسرے جرم" کا مطلب- چاہے ایک ہی قسم کا جرم ہو یا بعد میں ہونے والا جرم:

اپیل کنندہ کو ایک بار کھانے کی ملاوٹ کی روک تھام کے قانون 1954 کے تحت ایک کنٹینر میں کھانے کی اشیاء کو ڈھکنے کے بغیر فروخت کے لیے رکھنے کے الزام میں سزا سنائی گئی تھی، اسے دوسری بار کھانے کی اشیاء فروخت کرنے کے الزام میں سزا سنائی گئی تھی جو ممنوعہ رنگ سے رنگے ہوئے تھے۔مؤخرالذکر کی سزا کو ایکٹ کی دفعہ 16(1) کے تحت "دوسرا جرم" قرار دیتے ہوئے ٹرائل کورٹ نے اپیل کنندہ کو دو سال قید کی سزا سنائی۔ہائی کورٹ میں ازالہ حاصل کرنے میں ناکام ہونے کے بعد انہوں نے خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں اپیل کی۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ دفعہ 16(1) کے تحت زیر غور "دوسرا جرم" اسی قسم کا جرم تھا جو پہلے کا تھا نہ کہ ایکٹ کے تحت کوئی جرم۔

منعقد: (i) دفعہ 16(1) میں "دوسرا جرم" کے اظہار میں دوسرا لفظ کا مطلب وقت میں دوسرا ہے، اور اسی قسم کا دوسرا نہیں۔دفعہ میں ایک ہی قسم کا "دوسرا جرم" نہیں کہا گیا ہے؛ مؤخرالذکر کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔دوسری طرف تیسرے کے بعد ہونے والے جرائم کے سلسلے میں دفعہ میں استعمال ہونے والے جملے 'ذیلی ترتیب کے جرائم' سے یہ واضح ہوتا ہے کہ الفاظ 'پہلا'، 'دوسرا' اور 'تیسرا' کا مقصد وقت کے لحاظ سے ایک کے بعد ایک ہونے والی چیزوں کی نشاندہی کرنا تھا۔(808B)

ذیلی دفعہ کا مقصد واضح طور پر جرائم کی تکرار کو روکنا ہے۔یہی وجہ ہے کہ بعد میں کیے گئے جرم کے

لیے بھاری سزا فراہم کی جاتی ہے۔صرف ایک ہی قسم کے طرز عمل کی تکرار کو روکنے کی کوشش سے کوئی مقصد پورا نہیں ہو سکتا تھا۔(808E-F)

(ii) ایکٹ میں معمولی اور سنگین جرائم کے درمیان فرق کرنے اور پھر یہ دلیل دینے کی کوئی بنیاد نہیں ہے کہ ایکٹ دوسرے جرم کے لیے بھاری سزا دینے کا ارادہ نہیں رکھ سکتا تھا جو پہلے سے کم سنگین نوعیت کا ہو۔یہ قانون اس کے تحت ہر جرم کے لیے ایک ہی سزا کا حامی ہے۔اگر سزا ایک جیسی ہے،تو اس کے بعد یہ ہوگا کہ قانون انہیں اسی سنجیدگی کا مانتا ہے۔(808H)

(iii) "دوسرا جرم" ایکٹ کے تحت جرم ہونا چاہیے حالانکہ اس کا خاص طور پر بیان نہیں کیا گیا ہے۔دفعہ (1)16 میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اس میں شق (a) سے (g) میں مذکور کسی بھی عمل کو انجام دیتا ہے تو اسے پہلے جرم کے لیے ایک خاص جرمانے، دوسرے جرم کے لیے زیادہ جرمانے اور تیسرے کے لیے اس سے بھی زیادہ جرمانے کی سزا دی جائے گی۔یہ واضح ہے کہ مختلف شقوں میں مذکور اعمال یا خامیاں ان جرائم کو تشکیل دیتی ہیں جن کے لیے تعزیرات فراہم کی جاتی ہیں۔ذیلی دفعہ کے اس ڈھانچے سے یہ مضمرات لازمی طور پر پیدا ہوتے ہیں کہ سزائیں صرف ایکٹ کے تحت جرائم کے لیے عائد کی گئی تھیں۔(809E-F)

سٹی بورڈ، سہارن پور بنام عبد الوہد،(A.I.R(1959 ـ All695، چٹن بنام ریاست،(A.I.R(1950 ـ All629، اور ان ری آتھر (1889)، 345, L.R 22 Q.B.D کا حوالہ دیا گیا ہے۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1965 کی فوجداری اپیل نمبر 43۔

1963 کے فوجداری ترمیم نمبر 2097 میں الہ آباد ہائی کورٹ کے 10 نومبر 1964 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

بی۔سی۔مشرا، اپیل کنندہ کے لیے۔

او۔پی۔رانا، مدعا علیہ کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

سرکار، جسٹس۔یہ اپیل کھانے میں ملاوٹ کی روک تھام کے قانون 1954 کی دفعہ 16 کی ذیلی دفعہ (1) کی تعمیر پر سوال اٹھاتی ہے۔ایکٹ کی خلاف ورزیوں کے لیے سزا کی فراہمی میں ذیلی دفعہ میں کہا گیا ہے، "دوسرے جرم کے لیے، قید کے ساتھ جس کی مدت دو سال تک ہو سکتی ہے اور جرمانے کے ساتھ"۔پہلے جرم کے سلسلے میں اس میں ایک چھوٹی سزا کا التزام ہے۔سوال یہ ہے کہ کیا اپیل کنندہ دوسرے

جرم کی سزا کا ذمہ دار تھا۔اپیل کی اجازت دینے والے اس عدالت کے حکم نے اسے صرف اسی سوال تک محدود کر دیا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کے موقع پر اپیل کنندہ نے کھانے پینے کی اشیا کو کنٹینر میں بغیر ڈھانپے فروخت کے لیے رکھا تھا جیسا کہ ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے قاعدہ 49 کے ذیلی قاعدہ (3) کے تحت ضروری ہے اور اس پر اسے دفعہ 16 کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور اسے پہلے جرم کے لیے 40 روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی۔اس بار اسے کھانے پینے کی اشیا فروخت کرنے کے الزام میں سزا سنائی گئی ہے جسے ایک رنگ سے رنگا گیا تھا جس کا استعمال اسی قواعد کے قاعدہ 28 کے تحت ممنوع تھا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے کہا کہ پیشکش دوسرا جرم نہیں تھا۔اگر ہم نے اس کے دلائل کو صحیح طریقے سے سمجھا ہے،اور ہم ان کو سمجھنے میں کچھ دشواری کا اعتراف کرتے ہیں،تو اس نے کہا کہ دوسرا جرم جس پر غور کیا گیا ہے وہ اسی قسم یا قسم کے عمل سے تشکیل شدہ جرم ہے جس کے لیے اسے پہلے کسی موقع پر ایکٹ کے تحت سزا سنائی گئی تھی۔ان کے مطابق،اگر موجودہ سزا کسی ایسے کنٹینر میں کھانے پینے کی اشیاء کو رکھنے کے لیے تھی جس کا احاطہ قاعدہ 49 کے ذیلی قاعدہ (3) کے مطابق نہیں کیا گیا تھا،تو یہ صرف دوسرے جرم کے لیے ہوتا،لیکن چونکہ موجودہ معاملے میں سزا ممنوعہ رنگ سے رنگے کھانے کی اشیاء کی فروخت کے لیے تھی، یہ دوسرے جرم کے لیے نہیں تھی۔

یہ دلیل ہمیں قابل قبول نہیں لگتی۔اصل سوال یہ ہے کہ 'دوسرا جرم' کے الفاظ کا کیا مطلب ہے؟ اپیل کنندہ کے سیکھے ہوئے وکیل نے ہمیں ویبسٹر کی نیو ورلڈ ڈکشنری کا حوالہ دیا جہاں لفظ 'سیکنڈ' کے معنی میں سے ایک کو 'دوسرے کی طرح ہی' کہا گیا ہے۔اس معنی کو ذیلی سیکشن میں اس لفظ سے منسوب نہیں کیا جا سکتا۔اس سے تعزیرات میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ جرائم 'پہلے'، 'دوسرے' یا 'تیسرے' ہوتے ہیں۔اس طرح اس میں کہا گیا ہے، "تیسرے اور اس کے بعد کے جرائم کے لیے، چار سال تک کی مدت کی قید اور جرمانے کے ساتھ۔" لفظ 'بعد میں' یہ واضح کرتا ہے کہ الفاظ 'پہلا'، 'دوسرا' اور 'تیسرا' کا مقصد وقت کے نقطہ نظر میں ایک کے بعد ایک ہونے والی چیزوں کی نشاندہی کرنا تھا۔دفعہ 16 کی ذیلی دفعہ (2) بھی اسی نتیجے پر پہنچتی ہے۔اس میں کہا گیا ہے، "اگر اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کا مجرم قرار دیا گیا کوئی شخص بعد میں اسی طرح کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے"، تو اس کے بعد کی سزا اور اس کے نام اور پتے کے ساتھ عائد جرمانہ اس کے خرچ پر اخبار میں شائع کیا جا سکتا ہے۔لفظ "بعد میں" واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ قانون بعد میں کیے گئے جرائم پر غور کر رہا تھا اور وقت کے سلسلے کی نشاندہی کر رہا تھا۔جس لغت میں علمی مشیر نے حوالہ دیا ہے، جس

معنی پر وہ انحصار کرتا ہے اس کی وضاحت مندرجہ ذیل جملے سے ہوتی ہے، " کوئی دوسرا شیکسپیئر نہیں رہا ہے "۔ ہمیں یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ اس جملے میں لفظ 'سیکنڈ' کے ذریعے بیان کردہ معنی کو لفظ 'سیکنڈ' سے منسوب نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ ذیلی دفعہ میں استعمال کیا گیا ہے۔

پھر جہاں تک "دوسرا جرم" کے اظہار میں لفظ "جرم" کا تعلق ہے، ہمیں اسے پچھلے جرم کی طرح اسی قسم یا طرز عمل سے تشکیل پانے والے جرم تک محدود رکھنے کا کوئی جواز نہیں ملتا ہے۔ ذیلی دفعہ میں ایک ہی قسم کا "دوسرا جرم" نہیں کہا گیا ہے؛ مؤخر الذکر کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ ذیلی دفعہ کا مقصد واضح طور پر جرائم کی تکرار کو روکنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعد میں کیے گئے جرم کے لیے بھاری سزا فراہم کی جاتی ہے۔ ہم تصور نہیں کر سکتے کہ صرف ایک ہی قسم کے طرز عمل کی تکرار کو روکنے کی کوشش سے کیا مقصد پورا ہوتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قانون انہیں سزا دے کر مختلف کارروائیوں کو روکنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جب کوئی شخص اس طرح کی کسی بھی جارحانہ حرکت کو دہراتا ہے تو بھاری جرمانہ عائد کر کے اس مقصد کو بہتر طریقے سے پورا کیا جاتا ہے۔ دوسرے جرم کے الزام کی سنگینی ایکٹ کے تحت کسی بھی جرم کی تکرار ہے نہ کہ اس میں مذکور مختلف قسم کے جرائم میں سے کسی ایک کی تکرار۔ کوئی بھی تشریح جو ایکٹ کے مقصد کو پورا نہیں کرے گی غیر فطری ہوگی۔ اس لیے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ "دوسرا جرم" کے الفاظ کا مطلب ایکٹ کے تحت کسی بھی جرم سے ہے جو کسی شخص نے اس سے پہلے ایکٹ کے تحت قابل سزا جرائم میں سے کسی ایک کے لیے سزا سنائے جانے کے بعد کیا ہے۔

یہ کہا جاتا تھا کہ یہ عجیب بات ہوگی اگر ایکٹ دوسرے جرم کے لیے بھاری سزا دینے کا ارادہ رکھتا ہے جو معمولی نوعیت کا ہو سکتا ہے جبکہ پہلا جرم جو سنگین نوعیت کا ہو سکتا ہے اسے ہلکی سزا دی جاتی ہے۔ یہ دلیل غلط ہے۔ ایکٹ میں معمولی اور سنگین جرائم کے درمیان فرق کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے، کیونکہ ایکٹ اس کے تحت ہر جرم کے لیے یکساں سزا فراہم کرتا ہے۔ اگر سزا ایک جیسی ہے، تو اس کے بعد یہ ہوگا کہ قانون انہیں اسی سنجیدگی کا مانتا ہے۔ اس دلیل کی کمزوری مزید ظاہر ہوگی اگر ہم کسی ایسے معاملے پر غور کریں جہاں پہلا جرم معمولی نوعیت کا تھا اور دوسرا سنگین نوعیت کا تھا حالانکہ یہ مختلف اعمال سے تشکیل پاتا ہے۔ یہ بھی اتنا ہی عجیب ہوگا اگر اس طرح کے معاملے میں ایکٹ میں ذیلی ترتیب اور سنگین جرم کے لیے اسی سزا پر غور کیا جائے جیسا کہ معاملہ ہوگا اگر اس کے بعد کا جرم "دوسرا جرم" نہیں تھا۔ یہ تنازعہ اپیل کنندہ کے ماہر وکیل کی تجویز کردہ تشریح کی حمایت نہیں کرتا ہے۔

اس کے بعد فاضل وکیل نے کہا کہ لفظ "جرم" کو ان کی تعریف کے طور پر سمجھنا ہوگا جیسا کہ جنرل کلازز ایکٹ 1897، دفعہ (38)2 میں بیان کیا گیا ہے۔ اور اس لیے اس کا مطلب ہے کوئی ایسا عمل یا غلطی

جو فی الحال نافذ کسی قانون کے ذریعے قابل سزا ہو۔ اگر ہم زیر غور شق میں لفظ "جرم" کے لیے اس تعریف کو تبدیل کرتے ہیں، تو اس کا مطلب قانون کے ذریعے قابل سزا عمل ہوگا۔ وہ قانون موجودہ قانون ہونا چاہیے۔ یہ سیکھے ہوئے وکیل کی دلیل میں بالکل بھی مدد نہیں کرتا؛ یہ واقعی اس کے خلاف ہے۔

لفظ "جرم" بلا شبہ، ایکٹ کے تحت کسی جرم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس کا مطلب ممکنہ طور پر کسی دوسرے ایکٹ کے تحت کوئی جرم نہیں ہوسکتا۔ یہ نظریہ ہمیشہ ان تمام معاملات میں لیا گیا ہے جن کا ہمیں حوالہ دیا گیا ہے: سٹی بورڈ، سہارن پور بنام عبدالوہداور چتن بنام ریاست دیکھیں۔ ری آتھر میں یہ کہا گیا تھا، "جہاں مقنّنہ ایک قانون منظور کرتا ہے اور پہلے جرم کے لیے 150 کا جرمانہ عائد کرتا ہے، اس کا مطلب، اس کے برعکس واضح الفاظ کی عدم موجودگی میں، یہ ہونا چاہیے کہ پہلے جرم کے لیے سزا اس ایکٹ کے تحت ہونی چاہیے، اور اسی ایکٹ کے تحت دوسری سزا؛ اگر یہ دوسری صورت میں ہوتی تو، پہلے جرم کے لیے کم سزا کا انتباہ متعارف کرانا، اور اس کے لیے زیادہ سزا عائد کرنا بے کار ہوتا۔ دوسرا۔" یہ مقدمہ ایکٹ کے مقصد پر مبنی "دوسرے جرم" کے الفاظ کی ہماری تشریح کی حمایت کرتا ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل بلا شبہ اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ دوسرے جرم کا حوالہ ایکٹ کے تحت کسی جرم سے ہونا چاہیے لیکن ان کا کہنا ہے کہ چونکہ یہ "ایکٹ کے تحت" الفاظ کو شامل کرنے کے مترادف ہوگا، اس لیے یہ مزید الفاظ کے اضافے کا جواز پیش کرے گا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دوسرا جرم پہلے کی طرح ہی ہونا چاہیے۔ یہ ایک مکمل طور پر بے بنیاد دلیل ہے۔ "دوسرا جرم" کے اظہار میں زیر غور جرم ایکٹ کے تحت ہونا چاہیے کیونکہ یہ ایکٹ کے مقصد سے پیدا ہوتا ہے اور جیسا کہ ہم بعد میں دکھائیں گے، ذیلی دفعہ کے ڈھانچے کے ضروری مضمرات سے۔ دوسرے جرم کو اسی قسم کے جرم تک محدود رکھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

ہم اب تک صرف دفعہ 16 کی ذیلی دفعہ (1) کے اس حصے سے نمٹ رہے ہیں جس کا تعلق دوسرے جرم کی سزا سے ہے۔ مجموعی طور پر ذیلی دفعہ پر غور کرتے ہوئے ہم پاتے ہیں کہ یہ "دوسرا جرم" کے اظہار کی تشریح کی حمایت کرتا ہے جس نے ہمیں اپیل کی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اس میں شق (a) سے (g) میں مذکور کسی بھی عمل کو انجام دیتا ہے تو اسے پہلے جرم کے لیے ایک خاص سزا، دوسرے جرم کے لیے زیادہ سزا اور تیسرے کے لیے اس سے بھی زیادہ سزا دی جائے گی۔ یہ واضح ہے کہ مختلف شقوں میں مذکور اعمال یا خامیاں ایسے جرائم کی تشکیل کرتی ہیں جن کے لیے سزائیں فراہم کی جاتی ہیں۔ ذیلی دفعہ کے اس ڈھانچے سے یہ مضمرات لازمی طور پر پیدا ہوتے ہیں کہ سزائیں صرف ایکٹ کے تحت جرائم کے لیے عائد کی

گئی تھیں۔اب شق (a) کسی ایسے شخص سے متعلق ہے جو قانون کی دفعات یا اس کے تحت بنائے گئے کسی اصول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کھانے کی کسی چیز کی درآمد، فروخت کے لیے تیاری، ذخیرہ اندوزی، فروخت یا تقسیم کرتا ہے۔یہ شق ایکٹ اور قواعد کی مختلف دفعات کی خلاف ورزیوں پر غور کرتی ہے، جو کہ بے شمار ہیں۔اس میں مختلف قسم کے طرز عمل، عمل یا غلطی کا احاطہ کیا گیا ہے، جن میں سے ہر ایک قابل سزا ہے اور اس لیے ان میں سے ہر ایک جرم ہے۔ذیلی دفعہ کے اس حصے کے ساتھ مڑ کر جو سزاؤں کا تعین کرتا ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ یہ دوسرے جرم اور تیسرے اور اس کے بعد کے جرائم کے لیے سزا کی بڑھتی ہوئی ڈگری فراہم کرتا ہے۔اس کے بعد یہ ہے کہ قانون کے اس حصے میں زیر غور جرم-اور اس کے ساتھ اب ہم براہ راست متعلق ہیں، کسی بھی ایسی کارروائی کے ذریعے تشکیل دیا جائے گا جو شق (a) کے اندر آئے گی اور اسی طرح اس کے بعد آنے والی دیگر تمام شقوں کے اندر آئے گی۔ہم نے نشاندہی کی ہے کہ وہاں زیر غور اعمال اور خامیاں مختلف اقسام کی ہیں۔اس لیے الفاظ "دوسرا جرم" کا مطلب کوئی بھی ایسا عمل ہونا چاہیے جو ذیلی دفعہ کی کسی بھی شق کے تحت جرم ہو جو ایکٹ کے تحت کسی جرم کی سزا کے بعد بعد میں کیا گیا ہو، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ دونوں جرائم کو تشکیل دینے والے اعمال یا خامیاں ایک ہی قسم کی ہیں یا نہیں۔لہذا، اپیل کنندہ کو پہلے بھیجے گئے موقع پر ذیلی دفعہ کے معنی کے اندر دوسرا جرم کرنے کا مرتکب ہونا چاہیے اور اسے بھاری سزا دی جانی چاہیے۔اس طرح کی سزا دینا ناقابل تسخیر ہے۔

اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے اس طرح مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document